سوال

(921) کیا کسی مسلمان کے لیے جانوروں کو خصی کرنا جائز ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(۱) بیل سانڈ بکرے وغیرہ، جو جانور خصی کیے جاتے ہیں ان کی کیا دلیل ہے۔ مسلم و غیر مسلم دونوں خصی کر سکتے ہیں؟

(۲) کیا کوئی مسلمان بھی یہ کام کر سکتا ہے۔ وضاحت فرمائیں۔ (سائل محمد اسلم گھلوی، مرکزی مسجد اہل حدیث قلعہ دیدار سنگھ، گوجرانوالہ) (۱۳ مارچ، ۱۹۹۲ء)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جانوروں کو خصی کرنے کے بارے میں اہل علم کے دو متضاد اقوال ہیں۔ ایک گروہ منع کا قائل ہے جب کہ دوسرا گروہ عملی جواز کا قائل ہے۔

اوّل الذکر طائفہ کے دلائل بالاختصار حسب ذیل ہیں:

۱۔ وَلَءامُرَنَّهُم فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلقَ اللَّهِ ... ۱۱۹ سورة النساء

''اور (یہ بھی) کہتا رہوں گا کہ وہ اللہ کی بنائی صورتوں کو بدلتے رہیں۔''

زیرِ آیت ہذا امام بغوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''مفسرین کی ایک جماعت بشمول عکرمہ کا کہنا ہے مراد اس سے خصی کرنا۔ گودنا لگانا اور کان کاٹنا ہے۔ اور بعض اہل علم نے خصی کرنے کو حرام قرار دیا ہے۔'' (معالم التنزیل)

نیز حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''ابن عباس رضی اللہ عنہما کے نزدیک اس سے مقصود جانوروں کا خصی کرنا ہے۔ یہی رائے درج ذیل اسلاف کی ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما، انس رضی اللہ عنہ، سعید بن مسیب رحمہ اللہ، عکرمہ رحمہ اللہ، ابو العباس رحمہ اللہ، قتادہ رحمہ اللہ، ابو صالح رحمہ اللہ اور ثوری رحمہ اللہ۔''

۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ رسولِ اکرم ﷺ نے دم گھوٹنے اور جانوروں کو خصی کرنا سختی سے منع فرمایا ہے۔ (رواہ البزار) امام شوکانی رحمہ اللہ نے

اس پر صحت کا حکم لگایا ہے۔

۳۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ماثور ہے، رسول اللہ ﷺ نے اونٹوں، گایوں، بھیڑ بکریوں، اور گھوڑوں کے خصی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، افزائش نسل کا دارومدار اسی پر ہے۔ کوئی بھی مادہ نر کے بغیر اپنے فرائض انجام نہیں دے سکتی۔ (شرح معانی الآثار)

۴۔ مصنف ابن ابی شیبہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے۔ جانوروں کا خصی کرنا مثلہ کے حکم میں ہے پھر دلیل میں مذکور آیت پش کی اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی عدمِ جواز پر اپنی مروی روایت اور مذکورہ بالا آیت سے استدلال کیا ہے۔

مذکورہ دلائل کا جواب:

ان دلائل کے جواب میں ثانی الذکر فریق کا کہنا ہے کہ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللَّهِ کی تفسیر میں جانوروں کو خصی کرنے کی بات کسی صحیح یا ضعیف روایت سے مرفوعاً ثابت نہیں۔ اور جہاں تک سلف کی ایک جماعت کا تعلق ہے کہ اس نے آیت فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللَّهِ سے خصی کرنا سمجھا ہے جب کہ ان کے بالمقابل دوسری جماعت نے خَلْقَ اللَّهِ سے اللہ کا دین مراد لیا ہے چنانچہ امام بغوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما، حسن بصری، مجاہد، قتادہ، سعید بن مسیب اور ضحاک رحمھم اللہ نے اس کی تفسیر دین اللہ سے کی ہے اور نظیر میں دوسری آیت لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ پش کی ہے۔ اور خلق اللہ کا معنی دین اللہ بتایا ہے۔ یعنی حرام کو حلال اور حلال کو حرام ٹھہرانا اور حافظ ابن کثیر نے بھی اپنی تفسیر میں قریباً ایسی ہی وضاحت فرمائی ہے۔

جب آیت کی تفسیر میں دونوں قسم کے اقوال ہیں تو فیصلہ حتمی اور یقینی نہ ہوا اور اگر سنت ثابتہ سے کوئی بات ثابت ہو تو انکار کی گنجائش نہ تھی۔ جس کا وجود یہاں ناپید ہے اور طحاوی کی روایت کمزور ناقابلِ استدلال ہے۔ اس میں راوی عبداللہ بن نافع ہے جو محدثین کے نزدیک ضعیف ہے اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں ایک راوی مجہول ہے۔ پھر ابن عباس رضی اللہ عنہما پر موقوف ہے مرفوع نہیں اگرچہ مسند بزار کی روایت جس کو امام شوکانی رحمہ اللہ نے صحیح قرار دیا ہے۔ مطلقاً ممانعت پر دالّ ہے خواہ مأکول اللحم جانور ہو یا غیر مأکول اللحم۔ لیکن دیگر مرویات مثلاً ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، ابورافع رضی اللہ عنہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما جواز پر مصرح ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب قربانی کا ارادہ فرماتے تو بڑے فربہ سینگوں والے سفید خصی کردہ دنبے خریدتے۔'' (سنن ابن ماجہ، بَابُ أَضَاحِيِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رقم: ۳۱۲۲)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3، متفرقات: صفحہ:628

محدث فتویٰ